

## 39462- روزے کی بعض سنتیں

سوال

روزے کی سنتیں کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

روزے کی سنتیں بہت ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں دی جاتی ہیں :

اول :

روزے دار کے مسنون ہے کہ جب اسے کوئی گالی گلوچ یا لڑائی کرے تو وہ اس سے بہتر اور اچھا سلوک کرے اور اسے کہے کہ میں روزہ سے ہوں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(روزہ دھال ہے لہذا روزہ دار کسی کو گالی گلوچ نہ کرے اور نہ ہی جمالت کے کام کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا اسے گالی نکالے تو اسے وہ دوبار کرے کہ میں روزہ سے ہوں)۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً روزہ دار کے منہ سے آنے والی بواللہ تعالیٰ کے ہاں مستوری سے بھی زیادہ اچھی ہے، وہ میری وجہ سے اپنا کھانا پینا اور شہوت ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دونگا، اور ایک نیکی دس نیکوں کے برابر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1151)۔

دوم :

روزہ دار کے لیے سحری کھانا سنت ہے کیونکہ اس کا ثبوت صحیحین کی مندرجہ ذیل حدیث میں ملتا ہے :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(سحری کیا کرو اس لیے سحری کھانے میں برکت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1923) صحیح مسلم حدیث نمبر (1095)۔

سوم :

سحری میں تاخیر کرنا سنت ہے کیونکہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

انس زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ :

ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا : اذان اور سحری میں کتنا فرق تھا وہ کہنے لگے تقریباً پچاس آیت جتنا وقت۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1921)۔

چارم :

افطاری جلد کرنا سنت ہے ۔

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے ان میں خیر و جلائی موجود ہے گی)۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1957) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098)، آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (49716) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

پنجم :

سنت یہ ہے کہ افطاری رطب تازہ کھجروں سے کرے اگر رطب نہ ملیں تو کپی ہوئی کھجروں سے اگر یہ بھی میسر نہ ہوں پانی کے ساتھ افطاری کرنا سنت ہے، کیونکہ حدیث میں ہے :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل چند رطب کھجروں کے ساتھ افطاری کرتے تھے اگر رطب کھجروں نہ ہوتی تو کپی ہوئی کھجروں سے افطاری کرتے اور اگر یہ بھی میسر نہ ہوتی تو آپ چند پانی کے گھونٹ پی کر افطاری کر لیتے)۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (2356) سنن ترمذی حدیث نمبر (696) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (45/4) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

ششم :

یہ بھی سنت ہے کہ افطاری کے وقت دعائے مسنونہ پڑھے، افطاری کے وقت مسنون دعائیں بسم اللہ بھی شامل ہے بلکہ یہ تو صحیح قول کے مطابق واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اور افطاری کے وقت مندرجہ ذیل دعائے حسنی چاہیے جو کہ صحیح حدیث میں ثابت ہے :

(ذهب الظما و بتلت العروق و ثبت الأجران شاء اللہ) پیاس چل گئی اور گلیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر و ثواب ثابت ہو گیا۔

سنن ابو داود حدیث نمبر (2357) سنن یہقی (4/239) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الارواء الغلیل (39/4) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اور لوگوں میں ایک معروف دعا بھی ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

(اللَّمَّا كَصَّتْ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتَ، اللَّمَّا تَقْبَلَ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ لِسْمِعِ الْعِلَمِ) اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر ہی افطاری کی، اے اللہ مجھ سے یہ قبول فرماء بل اشہر تو سنبھالنا اور جانے والا ہے۔

یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے زاد المعاویں کا بے دیکھیں زاد المعاوی (2/51)۔

احادیث میں روزہ دار کی دعا کے بارہ میں فضیلت وار ہے :

1- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین دعائیں رد نہیں ہوتیں : والد کی دعا، اور روزہ دار کی دعا، اور مسافر کی دعا) سنن بیہقی (3/345) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ (1797) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

2- ابو نامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں :

(براہداری کے وقت اللہ تعالیٰ آزادی دیتے ہیں) مسند احمد حدیث نمبر (21698) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (1/491) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3- ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ :

(ہر دن اور رات (یعنی رمضان میں) میں اللہ تعالیٰ آزادی دیتے ہیں، اور ہر دن اور رات میں مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے) اسے بار نے روایت کیا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (1/491) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (37745) اور (37720) اور (13999) اور (14103) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

واللہ عالم۔